

مکمل ناول

ایک انجانا سا احساس

زوبیہ احمد

اندھیری رات کا کالاسایا پہل چکا تھا ہر انسان اپنے بستر میں نیند کے آغوش میں تھا سردی کی راتیں تھی ہر طرف خاموشی، ویرانی ایک خوف طاری تھی اس ماحول میں ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی تھی، پتوں کی سرسراہٹ اس خاموشی کو اور بھی خوف ناک محسوس کروا رہی تھی۔ کھڑکی سے اتنی چاند کی روشنی اسکے سفید، گلابی رنگت کو اور بھی خوب صورت بنا رہی تھی وہ ہمیشہ کھڑکی کھول کے سوتی تھی، رات 3 بجے جا وقت تھا جب کسی کی اہٹ اس خاموشی میں ہونے کا احساس دلایا تھا، دروازہ کھولتا ہے کوئی اندر داخل ہوا تھا نظر کوئی نہیں آیا مگر اسکے ہونے کا احساس ضرور تھا "ایک انجانا سا احساس" وہ سیدھا اسکے بیڈ کی جانب آیا تھا۔۔۔ اپنی سرمایہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر جو کھڑکی کھولی تھی وہ اپنے آپ بند ہوئی تھی پر دابرا برابر ہوا تھا، اور پھر کالاسا سایا اسکی جانب آیا اسکے بال اسکے چہرے پر رہے تھے جس کو دیکھ کر اسکی آنکھیں لال ہونے لگی تھی ایک لمحے میں اس کمرے کا درجہ حرارت گرم ہونے لگا تھا۔۔۔ پھر خود ہی ایک ہوا کا جھنکا آیا اور اسکے بالوں کو ایک سائیڈ کیا تھا۔ پھر اسکی نظر اسکے اسکے ٹیڈی پر گئی تھی جو اسکے برابر میں تھا۔ وہ ٹیڈی اب وہاں پر نہیں تھا وہ کہاں گیا کہاں غائب ہوا کچھ پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔ پھر ایزل کو گرمی لگی تھی اسے احساس ہوا جیسے اسکے بالوں میں کوئی انگلیاں چلا رہا ہو اور کسی کے بہت پاس ہونے کا احساس ہوا کسی کی گرم سانسوں کی تپش اپنے گال پر محسوس ہوئی وہ ایک دم آنکھیں کھول کے بیٹھی کمرے میں اندھیرا تھا اس نے یہاں وہاں دیکھا تھا یہ روز کا سلسلہ تھا اسکے ساتھ وہ بھی بچپن سے اسے کسی کا احساس ہوتا تھا جیسے کوئی بہت ہی پاس ہے جیسے اسکا سایا بن کر رہے رہا ہوا سننے کھڑکی جانب دیکھا تھا وہ آج بھی پھر بند ہوئی تھی۔۔۔ اسکے ساتھ یہ سب 10 سال کی عمر سے ہونا شروع ہوا تھا اور اب وہ 19 سالہ تھی 19 سال سے اسے کسی کا احساس ہوتا تھا پر نقصان ان تک نہیں دیا تھا اکثر اسے وہ اپنے ہونے کا احساس اتنے قریب سے دیتا تھا کہ اسے ڈر لگتا تھا اپنے سائے سے بھی۔۔۔ وہ اپنے ماتھے پر سے پسینہ صاف کر کے پانی پی کر پھر سے سونے لیٹ چکی تھی۔۔۔ اور گہری نیند میں جا چکی تھی جیسے کوئی اسے سولا رہا ہو۔۔۔ اور وہ سو جاتی تھی۔۔۔

وہ سایا پھر اسکے بیڈ کے پاس ہی کھڑا ہوا فجر کی اذان ہوئی تھی وہ اسکے شیشے کے پاس آیا اور اسکے ٹیبل پر لال تازے گلاب چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔ اور حیرت کی بات اگر اسکے علاوہ کوئی ان پھولوں کو ہاتھ لگاتا تو وہی کالے اور مر جھا جاتے تھے۔۔۔ اسے بس ایزل ہی ہاتھ لگا سکتی

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تھی۔۔۔ روز پھولوں کا ملنا اسے اجیب پر اچھا محسوس کرواتے تھے، اس کے دل میں اسے دیکھنے کی چاہ پیدا ہو رہی تھی۔۔۔ وہ ملنا چاہتی تھی، مگر بات کرنے یا بولنے میں ڈرتی تھی۔۔۔

صبح ہوئی تھی تو روز کی طرح ٹیبل پر پھول دیکھ کر خوش ہوتی انکواٹھا کر سو نکتی تھی اور اپنے واس میں لگانے لگی۔۔۔

ایزل بیٹا آٹھ جاؤ کالج نہیں جانا کیا شاباش بیٹا۔۔۔ عائشہ بیگم نے آواز دی۔۔۔

جی موم بس ابھی آئی میں۔۔۔ آپ ناشتا تیار کرے۔۔۔ ایزل پھولوں کو پانی دیتی کچھ سوچنے لگی پھر شریر سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔

کبھی بند اچا کلیٹ بھی دے جاتا ہے۔۔۔ اگلی بار مجھ انکے ساتھ چا کلیٹ بھی چاہئے۔۔۔ وہ کہتی کپڑے لیتی جا چکی تھی وہ جانتی تھی جو بھی ہے وہ وہی ہے۔۔۔ اسے اب ڈر نہیں لگتا تھا کیوں کی کوئی نقصان نہیں دینا ڈر یا تھا۔۔۔ بچپن سے کوئی ساتھ ہے عادت تو ہو گی۔۔۔

اسکی بات پر اسکے لب مسکرائے تھے کھڑکی کے پردے کے پیچھے کسی کی پر چھائی نظر آئی تھی۔ اگر ایزل دیکھ لیتی تو وہی بے ہوش ہو جاتی۔

وہ تیار ہو کے نیچے ناشتے کرنے آئی تھی۔۔۔ اسلام و علیکم موم ڈیڈ۔۔۔

و علیکم السلام بیٹا چلو ناشتا کر لو پھر اپکو چھوڑ کے مجھے جانا ہے۔۔۔ اسلم صاحب نے کہا۔۔۔

کس کام سے ڈیڈ؟؟؟

اسکی بات پر دونوں مسکراتے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

بس آج شام اپکو پتا چل جائے گا اب جلدی کرو۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ ایزل ضد نہیں کرتی تھی اسے ایک بات کے علاوہ کسی اور چیز میں تجسس نہیں تھا۔۔۔

وہ کالج پہنچی تو سب دوستوں کو ایک ساتھ دیکھ کر انکے پاس آئی۔۔۔

ہیلو چڑیلوں۔۔۔ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ ایزل نے کہا۔۔۔

یار وہ دیکھ کیا ہاٹ لڑکا ہے اففف آج ہی نیا آیا ہے۔۔۔

تو میں کیا کروں؟؟؟ ایزل نے مکھی اڑائی۔۔۔

یار ایک بار دیکھ تو لے۔۔۔

یار مجھے نہیں دیکھنا اب مجھے بہت دیر ہو رہی ہے کلاس لینے ہے چلو۔۔۔ ایزل سب کو وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

اب نجانے یہاں سے کہانی کیارنگ لانے والی تھی !!!!!



مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایزل کلاس میں آئی سارے سٹوڈنٹ اچکے تھے ان میں وہ نیا لڑکا بھی تھا۔۔۔ اس لڑکے کی نظر جب ایزل پر پڑی تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔ ایزل بہت خوب صورت تھی وہ اسکے پاس آیا ایزل اپنے دوستوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

ہیلو!!! اس لڑکے نے کہا۔۔۔

ایزل نے اسے دیکھا تو ایک سائل پاس کی۔۔۔

جی ہیلو۔۔۔

آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک اچکو کوئی کام تھا۔۔۔؟؟؟

نہیں۔۔۔ اب ایک ہی کلاس میں ہیں تو سوچا فرینڈ شپ تو ہونی چاہئے !!!

اووہ۔۔۔ سہی ایزل کو سمجھ نا یا وہ کیا بولے کیوں کی بچپن سے کوئی لڑکا اسکے قریب اتا تو دور چلا جاتا تھا۔۔۔

اتنے میں سر آئے تو سب بیٹھ گئے تھے۔۔۔ وہ بھی ایزل کے پیچھے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ایزل نے پیچھے دیکھا اور مسکرا دی وہ لڑکا بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔ مگر کوئی تھا جسے یہ سب بہت برا لگا تھا اور اب اس لڑکے کا کیا بال کرنے والا تھا وہ پورا کالج دیکھنے والا تھا۔۔۔

معاذرت بہت زیادہ ہی چھوٹی ہے پر اتنا ہی لکھ سکی میں وقت کی وجہ سے۔۔۔



وہ کالج سے گھر آئی تو لاونچ میں سے اتنی آوازیں سن کر اس طرف کی تو اپنی خالہ اور اپنے کزنس کو دیکھ کر خوش ہوئی۔۔۔

نازمین، نیہا۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔ ایزل خوش ہوتی ان دونوں کے گلے لگی تھی۔۔۔

ہم ٹھیک تم بتاؤ۔۔۔ نیہا نے کہا۔۔۔

ارے اپنی خالہ سے بھی ملو۔۔۔

جی جی خالہ اب اچکا ہی نمبر ہے۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔ ایزل ان سے پیار لیتی بولی۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔۔

جی الحمد للہ خالہ۔۔۔ ایزل وہی بیٹھ کر باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔ پھر وہ نیہا اور نازمین کو اوپر لے گئی تھی۔۔۔ اپنے کمرے میں اکریگ رکھا اور ان سے گپے مارنے لگی تب ایزل کو لگا کے جیسے اسکے بہت قریب کوئی بیٹھا ہے کبھی بالو کو چھوتا تو کبھی کوئی گال پر کسی کے گرم سانسوں کا

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

احساس ہوتا۔۔۔ ایزل نے یہاں وہاں دیکھا اصل میں اب اسے خوف آنے لگا تھا۔۔۔ وہ اب تک اپنا ایک وہم، ایجنیشن ہی سمجھ رہی تھی پر اب جو ہونے لگا جیسے اسکے جسم کو کوئی چھوتا تو کبھی گال پر محسوس ہوتا۔۔۔

کیا ہوا ایزل یہاں وہاں کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ نازمین نے کہا۔۔۔

نن نہیں کچھ نہیں۔۔۔ ایزل نے خود کو نارمل کیا۔۔۔

ارے لڑکیوں باتیں کو بریک دو اور اکر کھانا کھاؤ۔۔۔ نیچے سے عائشہ بیگم کی آواز آئی۔۔۔

چلو ایزل وہ دونوں اٹھی تھی۔۔۔

ام تم دونوں جاؤ میں چینج کر کے اتی ہوں شاور لینا ہے۔۔۔ ایزل نے کہا۔۔۔ تو دونوں چلی گئی تھی۔۔۔ ایزل اٹھی اور کپڑے نکلانے لگی۔۔۔

ایزل۔۔۔ اسکے کان میں اکر کسی نے پکارا۔۔۔ تو ایزل ایک دم پٹی تھی۔۔۔

دو دیکھو پلیز جو کوئی بھی ہے مجھے ایسے مت ڈراؤ۔۔۔ ایزل نے ہمت کے کر کہا۔۔۔ اور فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔ جب شیشے میں کسی کا کالا سایا نظر آیا اور غائب ہوا تھا۔۔۔



رات کا وقت تینوں لڑکیاں سو رہی تھی ایزل کے ہی روم میں۔۔۔ جب وہی ویسا ہوا دروازہ کھولا کوئی ایسا اسکے بیڈ کی جانب۔۔۔ اور ایزل خود کو ایک جنگل میں پاتی ہے۔۔۔

وہ اس گہنے سے جنگل میں آدھی رات کو بس چلتی جا رہی تھی چاند آسمان میں پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اسے کوئی خبر نہیں تھی وہ بس اس سارے کے پیچھے جا رہی تھی۔۔۔

بس اسے اپنے نام کی پکار سنائی دے رہی تھی جیسے کوئی اسے اپنی طرف بولا رہا ہوا ایزل نے اسے آواز دی۔۔۔

سنو کون ہو تم؟؟؟ اس جنگل میں اسکی آواز گنج رہی تھی۔۔۔

وہ سالار و کا اور کہنے لگا تمہارا عاشق بہت جلد اپنی دنیا میں لے جاؤنگا تمہیں اور وہ سایا غائب ہوا تھا اور ایزل وہی کے وہی بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

صبح ایزل کی آنکھ کھولی تو وہ خود کو اپنے روم اور بیڈ پر پاتی ہے۔۔۔ اپنے آپ کو چھو کر دیکھتی ہے۔۔۔

کیا وہ خواب تھا؟؟؟ ایزل خود سے کہتی ہے۔۔۔ جب اسکی نظر ٹیبل پر پڑے پھول اور چاکلیٹ پر گی تو اسکی آنکھیں پھل گی تھی۔۔۔ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر خود کو نارمل کرنے لگی اسکے رانٹے کھڑے ہونے لگے تھے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پھر وہ اپنے پیر پر ہاتھ رکھتی ہے تو اس کے ہاتھ میں مٹی لگ جاتی ہے۔۔۔

یہ مٹی۔۔۔ پھر وہ پیر دیکھتی ہے تو اسکو واقع خوف و ڈر نے گہر لیا تھا۔۔۔

یہ۔۔ یہ کیا ہوا رہا ہے میرے ساتھ۔۔ میں مم میں کب گئی باہر۔۔ اففففف۔۔ ایزل نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔

وہ تیار ہوتی کالج جانے کے لئے سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہ جاتی ہے۔۔ اس کے زہن میں وہی چل رہا ہوتا ہے۔۔۔

یہاں اتنا رش کیوں ہے۔۔۔؟؟؟ ایزل کلاس کے پاس رکی تو سارے سٹوڈنٹ جمع نظر آئے۔۔۔

تو دیکھا سنے تو۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا۔۔ اپنی آنکھوں پر۔۔۔ کل جو لڑکا زندہ تھا وہ اب اپنے ہی کلاس میں پنکھے سے لٹکا ہوا پایا گیا، اسکی آنکھیں نکال دی گئی تھیں اسکا چہرہ کالا ہو گیا تھا پورے جسم ایک ہی رات میں سڑ چکا تھا۔۔ گردن تقریباً ٹوٹ چکی تھی اتنی بے دردی سے مارا گیا تھا اسے پر کون تھا کسی کو معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایزل۔۔۔۔ پھر سے اسے اپنے کان کے پاس آواز آئی اور گرم ہوا کا جھونکا جیسے کوئی بتا رہا ہو محسوس کروا رہا ہو اپنے ہونے کا احساس اور یہ بھی کہ یہ سب اسنے ہی کیا۔۔۔ ایزل کے پورے جسم میں ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔۔۔ سب یہی کہ رہے تھے یہ کسی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔۔۔ ایزل وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔ اسے خوف آیا اس جگہ سے اس لاش سے۔۔۔ سب سمجھے کہ وہ ڈر کے بھاگی مگر اصل وجہ اسکا اپنا اندر کا خوف تھا اسکا خوف تھا جواب اس پر حاوی ہونے لگا تھا۔۔۔۔

👤 بے دردیہ اگر میرا۔۔۔

تو کیوں اسے چھو رہا۔۔۔

☠ فکر اسے میری ہے کیوں


نہیں جو میرا یہ عشق ہے۔۔۔

☠ یا اشک ہے جو کیوں میری آنکھوں سے جھگلتا۔۔۔ ☠

گوم نام ہے کوئی 

انجان ہے کوئی

👤 کس کو خبر کون ہے وہ

گوم نام ہے کوئی انجان ہے کوئی 



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایزل بھاگ کر باہر آئی تھی اسکا سانس پھول رہا تھا اسکے جسم پسینے سے تر ہو چکا تھا مسلسل اسے وہی احساس ہو رہا تھا اسکا دل دھک دھک کرتا اسکو اور بھی خوف زاد کر رہی تھی۔۔۔

نن نہیں وہ حادثہ ہوا ہو گا اسکے ساتھ۔۔۔ ایسے کیسے پر۔۔۔ ایزل نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا اسے سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔ وہ واپس گھر کو چلی جاتی ہے۔۔۔ پیچھے سے سایا اسکے ساتھ چل پڑتا ہے۔۔۔



ارے ایزل کیا ہوا اتنی جلدی آگئی سب ٹھیک ہے نابیٹا؟؟؟ عائنہ بیگم نے پوچھا۔۔۔

جی موم سب ٹھیک بس میری تعبیت نہیں ٹھیک مجھے سونا ہے کوئی ڈسٹر ب ناکرے۔۔۔ ایزل کہتی روم میں جا چکی تھی۔۔۔ سب نے اسے جاتا دیکھا تھا ناز مین کو ایزل واقع ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔ وہ کل سے کچھ فیل کر رہا ہی تھی۔۔۔

ایزل اتنی بیگ بھنک کر بیڈ پر بیٹھی ابھی تک وہ اس لڑکے کی لاش کو بھول نہیں سکی تھی اور پھر وہ خواب، اور پیروں پر مٹی۔۔۔ یہ سب اسے الجھا رہا تھا۔۔۔

ایک دم سے روم کا ٹمپر پچر گرم ہوا تھا ایسا لگا جیسے کوئی داخل ہوا ہو۔۔۔ پردا اڑنے لگا تھا۔۔۔ اور جب ایزل کی نظر پر دے پرگی تو پر دے پر کسی لڑکے کا سایا نظر آیا تھا بس کچھ لمحوں کے لئے۔۔۔ پھر غائب۔۔۔

ایزل ڈر گئی تھی چیخ مار کے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔ تو سب اسکی چیخ سن کر سب اسکے کمرے میں آئے ایزل کو بے ہوش پا کر اسکو ہوش دلایا ڈاکٹر آیا تو بتایا کہ کسی بات کا سٹرس لیا ہے۔۔۔ تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا ایسی تو کوئی بات نہیں تھی جو فکر مند رہتی۔۔۔ اسے ہوش آیا تو ناز مین اسکے پاس تھی۔۔۔

شکر خدا کا تمہیں ہوش تو آیا۔۔۔ کیا ہوا تھا جو چیخ ماری تھی؟؟؟

پھر ایزل کو سب یاد آیا تو اسکا چہرے کا رنگ اڑا تھا۔۔۔

ایزل۔۔۔ مجھ سے شکر کر سکتی ہو بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔

ناز مین۔۔۔ تم یقین کرو گی میرا؟؟؟؟

ہاں کرو گی تم بولو تو سہی۔۔۔

ناز مین۔۔۔ کوئی ہے میرے ساتھ۔۔۔ میرے اس پاس، ہر پل ہر لمحہ اور ابھی سے نہیں پیچھے 19 سالوں سے۔۔۔ مجھے اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔۔۔ اور آج تو۔۔۔ ایزل کہتے رو کی۔۔۔

کیا آج؟؟؟؟ ناز مین نے پوچھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اج ایک لڑکے کا قتل ہو گیا ہے اور اتنی بے دردی سے ہوا ہے کہ نازمین اسے دیکھنا بھی دل نہیں پتھر چاہئے۔۔۔ اتنا برا ہال تھا اسکا۔۔۔ اور اس ہی پل مجھے لگا مجھے کسی نے آواز دی میرے نام سے۔۔۔ اور کل ہی وہ لڑکا مجھ سے ملا تھا سہی سلامت تھا اور اج کلاس کے پنکھے سے لٹکا ہوا ملا۔۔۔ یار۔۔۔ اسکی نازمین۔۔۔ اسکی آنکھیں نکال دی گئی تھی اسکا چہرہ۔۔۔ اسکا چہرہ کالا اور سڑچکا تھا جیسے کسی نے اسکے جسم سے سارا خون پی لیا گیا ہو۔۔۔ مجھے بہت برا خواب آیا میں خواب میں ایک جنگل میں تھی پھر بے ہوش ہوئی اور جب صبح آنکھ کھولی تو میرے پیروں میں مٹی لگی تھی۔۔۔ اور تو اور۔۔۔ روز مجھے تازہ ترین گلاب ملتے ہیں۔۔۔ یار یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے نازمین۔۔۔ ایزل اسے بتا چکی تھی۔۔۔ نازمین کو یقین بھی تھا۔۔۔ کیوں کی وہ یہ احساس محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

تم نے دیکھا ہے اسکو؟؟؟

ااج ہی جب میں چیخ مار کے بے ہوش ہوئی بس اسکی پردے پر پر چھائی دیکھی تھی میں نے۔۔۔ اور وہ کوئی لڑکا ہی تھا۔۔۔ میں اب تک اپنا وہم اور خیالات کا وہم سمجھ رہی تھی۔۔۔ پر یہ حقیقت ہے۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔ یہ حقیقت ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ جن ہے۔۔۔ وہ جن میرے خیال سے تمہارا عاشق ہے۔۔۔ اس لڑکے کا تم سے ملنا اور اگلے ہی دن اس ہی کالج میں اسکی لاش وہ بھی اتنی بے دردی سے۔۔۔ تو یہ کسی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔۔۔ ہمیں گھر میں بتانا چاہئے۔۔۔ ورنہ اگے بہت مشکل ہو جائے گا ایزل۔۔۔

پر کیسے بتاؤ کوئی یقین نہیں کرے گا۔۔۔

کرے گے میں بات کرونگی۔۔۔ تم چلو ساتھ ابھی بات کرتے ہیں۔۔۔ دونوں ساتھ چل دی تھی۔۔۔ اور انکے جاتے ہی۔۔۔ لیمپ اپنے اپ ہی بند ہو گیا تھا اور اور ہلکا سا کسی کا سایا نظر آیا تھا۔۔۔



خالا آپسے بات کرنی ہے۔۔۔ نازمین عائشہ بیگم کے پاس آئی تھی۔۔۔

جی بیٹا بولو !!!

وہ خالا آپکو شاید ہماری باتیں سمجھ نہ آئے اور یقین بھی۔۔۔ مگر یہ سب سچ ہے۔۔۔ نازمین نے کہا ایزل تو بس اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔ کیا بات ہے بیٹا کھول کے بتاؤ۔۔۔ عائشہ بیگم نے کپڑے ساڑ کئے۔۔۔

خالا ہماری ایزل کے ساتھ ہوائی مخلوق رہتی ہے اسب ہے اسکے ساتھ اور بچپن سے ابھی ایزل نے پوری بات نہیں بتائی ہے کہ کیسے ہوا ہم سیدھا آپکے پاس ہیں۔۔۔

ایزل۔۔۔ پھر سے وہی آواز ایزل نے اپنی دایں طرف دیکھا سانس ایک دم پھولنے لگی تھی۔۔۔

یہ کیا کہ رہی ہو بیٹا۔۔۔ ایسے کیسے۔۔۔ دیکھو اگر تم دونوں کی کوئی شرارت ہے تو ناکروا اگر سچ مچ ہو گیا تو کیا کرو گی۔۔۔ عائشہ بیگم نے کہا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مامیہ سب سچ ہے۔۔ میرا یقین کرے ایزل جلدی سے انکے پاس آئی تھی اور ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

یا اللہ۔۔ تو پہلے کیوں نہیں بتایا بیٹا اور مطلب اب تک کیسے ساتھ۔۔ عائشہ بیگم کو بھی یقین آگیا تھا کیوں کی وہ ایزل کی آنکھوں میں خوف دیکھ سکتی تھی۔۔۔

وہ ماما پکویاد ہو گا جب نانا ابو کی وفات ہوئی تھی تو میں ضد کر کے قبرستان گئی تھی اور وہاں سے جو مجھے بلی کا بچا ملا تھا میں لیکر آئی تھی۔۔ اور اچکویاد ہو گا وہ بلی کا بچا ایک رات گوم ہو گیا تھا بس اس ہی دن کے بعد سے میرے ساتھ یہ سب ہو رہا ہے جب بلی کا بچہ تھا تبھی مجھے لگتا تھا کے جیسے وہ مجھ سے کچھ کہ رہا ہے رات کے اندھیرے میں اسکی آنکھیں کسی بلب کی طرح چمکتی تھی۔۔ جیسا احساس اسکے پاس ہونے کا ہوتا تھا وہی احساس مجھے اسکے چلے جانے کے بعد بھی ہوا اور اب تو مجھے نظر بھی آتا ہے۔۔۔ اور ان اسنے۔۔۔ ایزل کہتی رکی پھر سے وہ اس لڑکے کی لاش سے خوف زدہ ہوئی۔۔۔

انج کیا ایزل؟؟؟ عائشہ بیگم نے کہا۔۔۔

انج اسنے ایک لڑکے کو بری طرح مار دیا ہے اسکی آنکھیں نکال دی گئی تھی اسکا چہرہ کالا ہو چکا تھا ایک ہی رات میں اسکا جسم سڑ چکا تھا جیسے کسی نے اسکے جسم کا سارا خون پی لیا ہو۔۔ اور وہ بھی میری وجہ سے ہوا ہے۔۔ وہ نہیں چاہتا کے کوئی مرد میرے قریب آئے۔۔ بچپن سے ایسا ہی ہے۔۔۔ مجھے تو اب خوف آنے لگا ہے۔۔ ایزل نے سب بتایا عائشہ بیگم جان کر بہت پریشان ہو گئی تھی انکی جوان بیٹی پر کسی جن کا سایا تھا۔ اسکے لئے کتنی مشکل ہو سکتی تھی۔۔۔

میں نے کہا تھا نانا ایزل کے بچے قبرستان نہیں جاتے اور تم چلی گئی اور اب یہ سب۔۔ اتنا انسان نہیں ہوتا ایزل جن سے چھٹکارا حاصل کرنا۔۔ تمہیں شروع دن سے بتانا تھا کے اس وقت اس بلا کو دور کر دیتے۔۔۔

عائشہ بیگم کی دور کرنے کی بات پر انکا لمپ اچانک گر اور گر کر ٹوٹ گیا۔۔ وہ کیسے گر سکتا تھا اسکا پلک لگا تھا اور جہاں سے گرا وہاں سے بہت پیچھے تھا۔۔ ہوا تو ہو نہیں سکتی بہاری لمپ تھا۔۔ تینوں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔۔ یعنی اسنے اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور اسے یہ بتایا کے کبھی دور نہیں ہو گا۔۔ نازمین نے کہا۔۔۔

ایزل بیٹا جاؤ ظہر کا وقت تو نکل گیا عصر کا وقت ہے نماز پڑھ لو جا کر۔۔

عائشہ بیگم نے زندگی میں پہلی بار ای زل کو نماز کا کہا تھا۔۔ ورنہ وہ خود سے کبھی یا بس جمعے کے دن پڑھتی تھی۔۔۔

ہم انسان واقع خود غرض ہوتے ہیں جب سر پر مصیبت پڑتی ہے تبھی ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔۔۔

ایزل گی وضو کرنے اسنے وضو کیا جیسے دروازہ کھولنے کے لئے پیش کیا تو دروازہ لوک تھا۔۔۔

امی۔۔۔ دروازہ کھولین۔۔۔

نازمین۔۔۔ دروازہ کھولو یہ لاک ہو گیا ہے۔۔ ایزل نے کتنی آواز دی مگر کسی نے نہیں سنا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایزل تم بس میری ہو۔۔۔ ہوا کے جھنوکے کے ساتھ یہ آواز ایزل پیچھے پٹی مگر کوئی نہیں اسے ڈر لگنے لگا وہی خوشبو جو اسے ہمیشہ اتنی تھی یعنی وہ وہاں تھا۔۔۔ اسکے ساتھ۔۔۔

ناز نامم مین۔۔۔ پلیز دروازہ۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔ ایزل کانپ رہی تھی۔۔۔ اسنے دروازے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جب اسکے ہاتھ کے برابر میں کسی کا خون سے سنا ہاتھ آیا۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔۔ ایزل نے دیکھا اور چیخ مار کے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔ اب شروع ہوئی تھی اصل کہانی۔۔۔



ناز مین نے جب دروازہ کھولا تو ایزل بے ہوش پڑی تھی اسے اٹھا کر بیڈ پر لائی تھی۔۔۔ گھر کے سب ہی آگئے تھے۔۔۔ ایزل کو ہوش آیا تو سب کو دیکھ کر وہ ایک دم ڈر گی اور رونے لگی۔۔۔

ایزل بیٹا مت رو ہم کچھ کرتے ہیں کسی اچھے انسان کی مدد لیتے ہیں کیا پتا سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔ ایزل کی خالانے کہا۔۔۔ آپا بلکل ٹھیک بول رہی ہیں ایزل پریشان ناہو اور دعا کرتی رہا کرو آیت الکرسی پڑھتی رہا کرو۔۔۔ عائشہ بیگم نے کہا۔۔۔

اب سب اسے باتیں کر کے اسے نارمل کر کر جا چکے تھے ناز مین خالانے کے ساتھ کچن میں جا چکی تھی اور نیہا ایزل کے ساتھ تھی۔ ایزل اپنا کالج کام کر رہی تھی اور نیہا موبائل میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

کے اچانک کھڑکی سے ہوا کا جھونکا آیا ایزل کو محسوس ہوا جیسے اسکے قریب کوئی آیا ہو۔ ایزل نے نیہا کو دیکھا وہ اپنے فون میں مگن تھی۔۔۔ ایزل انگور کرتی سب پھر سے کام کرنے لگی تھی۔۔۔ پھر اسکو لگا جیسے بالوں پر کسی نے ہاتھ پہرا ہو۔۔۔ ایزل کو اب خود کے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا ایزل کا ہاتھ کانپنے لگا اور ایک دم ایزل نے اپر دیکھ کر چیخ ماری اور سر کو جھکا لیا ایسے کے سارے بال اسکے چہرے کے آگے آئے اور چہرہ چپ گیا۔۔۔ نیہا تو ڈر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ایزل۔۔۔۔۔ تہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟؟ نیہا نے پوچھا۔۔۔

ایزل گہری گہری سانسیں لے رہی تھی اور اسکی سانسوں کے ساتھ اجیب سی آواز رہی تھی جیسے کسی دوسرے کی ہو کسی مرد کی آواز۔۔۔ ایزل۔۔۔ پلیز کچھ بولو۔۔۔

ایزل نے نیہا کی جانب دیکھا اور جو نیہا نے دیکھا تھا وہ اپنے سن ہوتے ہوئے پیروں کے ساتھ نیچے بھاگی تھی۔۔۔ اور کمرے میں کسی مرد کے ہسنے کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔

خخ خالا، اپی۔۔۔۔۔ نیہا چنختی ہوئی نیچے آئی اور اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

کیا ہوا بیٹا رو کیوں رہی ہو۔۔۔

امی۔۔۔ خالا۔۔۔ وہ ایزل نہیں تھی وہ وہ کوئی اور تھا۔۔۔ وہ اسکی آنکھیں سفید تھی بلکل۔۔۔ وہ اسکا چہرہ وہ کالے نشان ہو نٹوں پر خون وہ ایزل نہیں تھی وہ جن تھا۔۔۔ ایب تھا۔۔۔ وہ اتنی بری طرح چینی تھی اپ لوگوں کو آواز نہیں آئی۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نہیں ہمیں تو کوئی آواز نہیں آئی تھی۔۔۔ چلو دیکھتے ہیں اللہ میری بچی ٹھیک ہو۔۔۔ عائشہ بیگم اور سب اپر گئے۔۔۔
کمرے میں گئے تو ایزل نارمل تھی اور اپنا کام کر کر رہی تھی۔۔۔
ایزل تم ٹھیک ہو؟؟؟ نازمین نے کہا۔۔۔

ہاں کیوں کیا ہوا۔۔۔ اور نہیہا تم ایسے کیسے ڈر کے بھاگ گئی تمہاری ہیلپ لینی تھی اور تم چلی گئی۔۔۔ ایزل نے نہیہا کو کہا جو اسے حیران سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایزل ابھی تم تم وہ وہ آنکھیں تم نے چیخ ماری وہ تم نہیہا کو سمجھ ناایا وہ کیا کرے۔۔۔
کیا کیا کیا۔۔۔ کیا بول رہی ہو میں تو تمہارے سامنے ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔ دیکھو۔۔۔ ایزل نے کہا۔۔۔
نہیہا اگر یہ مزک تھا تو بہت برا مزک تھا بیٹا عائشہ بیگم نے کہا۔۔۔
نہیہا میرے ساتھ جو بھی ہے تم اسکا مزاک تو بناؤ ایزل کی آنکھوں میں آنسو آئے۔۔۔
نہیہا سوری بولو ایزل کو نازمین نے نہیہا کو ڈانٹا۔۔۔

مگر اپنی وہ سچ تھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ایزل کو۔۔۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔
انف نہیہا۔۔۔ مجھے اتنا بھی برا مت بناؤ پلیز۔۔۔ ایزل وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔۔
نہیہا ایسی امید نہیں تھی تم سے بیٹا نہیہا کی امی نے اسے کہا اور سب وہاں سے چلے گئے۔۔۔
میں کیسے یقین دلاؤں وہ سب سچ تھا۔۔۔ نہیہا رونے لگی تھی اسے سمجھ نہیں آیا ایزل نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔



عائشہ بیگم بریانی کے لئے پیاز کاٹ کر ہی جب فون کی بیل ہوئی انہو نے ریو کیا۔۔۔

ہیلو؟؟؟

جی عائشہ بہن کیسی ہیں آپ۔۔۔ دوسری جانب کوئی خاتون تھی۔۔۔

وعلیکم السلام جی کون معاف کرنا میں نے پہچانا نہیں۔۔۔۔۔

ارے عائشہ بہن میں اپکی نند کی نند بات کر رہی ہوں۔۔۔ مریم۔۔۔

اوہہ مریم بہن۔۔۔ کیسی ہیں آپ وہ اتنے وقت سے بات نہیں ہوئی تو۔۔۔

جی جی میں کل ہی انگلینڈ سے واپس آئی ہوں کل آپکے گھرانے کا سوچ رہی ہوں آپ مصروف تو نہیں کل؟؟؟؟

نہیں نہیں آپ ضرور آئے کھانا ہمارے ساتھ کھائے گا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

جی ضرور پھر شام کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔

جی بہتر۔۔ اللہ حافظ!!!! عائشہ بیگم نے فون رکھا پر اس بات سے انجان تھی کہ کل کے بعد جو مصیبت انکے سرانے والی ہے وہ کتنی بری ثابت ہوتی ہے انکے لئے۔۔۔۔



اگلے شام مریم بیگم عائشہ بیگم کی طرف آگئی تھی سب باتیں کر رہے تھے مریم بیگم نے پھر اصل مقصد بتایا اپنے انے کا۔۔۔ وہ دراصل بہن میں اپنے بیٹے کی شادی کے لیے یہاں آئی ہوں اور یہاں آکر مجھے آپکی بیٹی کا خیال آیا مجھے اپنے بیٹے کے لئے آپکی بیٹی بہت پسند ہے۔۔ تو آپ کی کیا رائے ہے؟؟؟؟

مریم بیگم کی بات پر سب خوش تو بہت ہوئے پر اسکے ساتھ ایب کا سوچ کر پریشان بھی۔۔۔

بہن ہم آپکو سوچ کے جواب دیں گے۔۔۔۔ ایزل کے بابا نے کہا۔۔۔

جی ٹھیک ہے آپ اچھی طرح سوچ لیں میں ایک مہینے تک یہیں ہوں۔۔۔۔ مریم بیگم نے کہا۔۔۔

مہمان کھانا کھا کر جا چکے تھے اس رشتے سے سب خوش تو تھے لڑکا بھی اچھا تھا انکی آنکھوں دیکھا تھا۔۔ جوڑی اچھی تھی مگر ایزل کے ساتھ جو معاملات ہیں وہ انکو پریشان کر رہے تھے۔۔۔

میرے خیال سے ہمیں یہ رشتہ قبول کر لینا چاہیے روز روز ایسے رشتے نہیں آتے ہیں۔۔ اور ابھی تو بابا بات طے ہو گئی۔۔۔ جب تک شادی ہوگی تب تک تو سب ٹھیک ہو جائے گا ہماری ایزل کے ساتھ۔۔۔۔ خالانے کہا۔۔۔

سب کو بھی یہ سہی لگا تھا۔۔ تو سب نے ہاں کر دی۔۔۔ ایزل سے پوچھا تو اسنے کہا جو اسکے ماں باپ چاہیں۔۔۔ تو اگلے ہی دن عائشہ بیگم نے مریم کو کال کر کے ہاں کر دی اور رات کو کھانے کی دعوت دی۔۔۔

ہم آئیے گے ضرور مگر کھانا ہم ایزل کے ہاتھ کا کھائے گے۔۔۔۔

جی ضرور کیوں نہیں ہماری ایزل بہت اچھا کھانا بناتی ہے۔۔۔

چلیں پھر سہی ہے ہم پرسوں آتے ہیں اور لگے ہاتھ منگنی بھی کریں گے میں ہسام کو لیکر آؤں گی۔۔۔

جی ٹھیک ہے جیسا سہی لگے عائشہ بیگم نے کہا۔۔۔

سب بہت خوش تھے اور ایزل بھی مگر نجانے کیوں اسے ڈر تھا۔۔ ایک لڑکا بس مسکرایا تھا اسکو دیکھ کر۔۔۔ تو اسکی کیا حالت ہوئی تھی وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔ اور یہاں تو باقیدہ رشتہ اربا تھا تو کیا ہوتا۔۔۔

یہ ہی ڈر اسے کھائے جارہا تھا اور اب تو اجیب سا محسوس ہوتا تھا بار بار اپنے نام سنا کسی کی تیز ہوتی سانسوں کی آواز، خشبو، سایا، بہت کچھ محسوس ہونے لگا تھا وہ اب اکیلے نہیں ہوتی تھی۔۔۔ اور اب تو نیہا اسکے ساتھ اکیلے نہیں بیٹھتی تھی نازمین ہوتی یا کوئی اور تب بہ بیٹھتی تھی۔۔۔ ایزل کو سچ مچ نہیں یاد تھا کہ اس دن کیا ہوا تھا کمرے میں۔۔۔ اسکے مطابق وہ بس پڑھ رہی تھی اور نیہا ڈر کے جا چکی تھی باقی

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اسے کچھ یاد ہی نہیں تھا ہاں بس جسم میں درد رہنے لگا تھا اسکے۔۔۔ اور خواب بھی آنے لگے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھی۔۔۔ اور آنے والے وقت سے انجان۔۔۔



لڑکے والے ان کے گھر موجود تھے سب کو مریم کا بیٹا ہارٹ بہت پسند آیا تھا اور ہارٹ کو ایزل بہت پسند آئی تھی۔۔۔ منگنی بھی ہو چکی تھی سب نے سک کا سانس لیا جب سب سہی ہونے لگا تھا۔۔۔ رات کا وقت ہوا تو سب کھانے کے ٹیل پر گئے۔۔۔

پیٹا سب سہی ہے نا۔۔۔ عائشہ بیگم نے کھانے کا کہا۔۔۔

جی ماما سب کچھ سہی ہے۔۔۔ ایزل نے جواب دیا عائشہ بیگم نے تھوڑا چکھا تو سب ٹھیک تھا۔۔۔ پھر ٹیل پر کھانا لگایا گیا۔۔۔ سب سے پہلے مریم بیگم کو نکال کے دیا اور پھر ہارٹ کو۔۔۔

اممم۔۔۔ یہ کیا ہے یہ تو بریانی خراب ہو گئی ہے، مریم بیگم نے پلیٹ سائیڈ کی۔۔۔ ہارٹ بھی کھانا چھوڑ چکا تھا۔۔۔ سب حیران تھے ابھی تو تازہ تیار ہوا تھا تو اتنی جلدی خراب کیسے ہوا۔۔۔

ایزل کو تو شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔۔ نازمین نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

اوپ یہ یہ کڑا ہی لیں یہ بہت اچھی بنی ہے۔۔۔ عائشہ بیگم نے جیسے ہی سالن کا ڈھکن کھولا اس میں کیڑے نظر آئے۔۔۔

معاف کرنا بہن ہم یہ سڑا ہوا کھانا نہیں کھاتے ہیں۔۔۔ مریم بیگم کھڑی ہوئی۔۔۔

نن نہیں انٹی سب کچھ تازہ ہی بنا ہے یہ کھیر بھی۔۔۔ ایزل نے کھیرا گے کی تو اس میں بھی بوار ہی تھی۔۔۔

ارے لڑکی یہ خراب ہے پتا نہیں کب کا کھانا بنا کر رکھا ہوا تھا جو اج نکالا ہے۔۔۔ مریم بیگم تنک کر بولی۔۔۔

نہیں بہن ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔ ایزل کے بابا بولے۔۔۔

انٹی اب آپ اور ریکٹ کر رہی ہیں یہ سب ہمیں نہیں پتا کہ کیسے ہوا ہے اور ہم گرے ہوئے لوگ نہیں جو رشتے والوں کو یہ کھانا کھانے

دیں۔۔۔ آپ تو ایسے بول رہی ہو جیسے یاں بس کھانا کھانے آئی تھی۔۔۔ نازمین نے کہا۔۔۔

ارے یہاں ہم دیکھنے آئے تھے کہ لڑکی کو کچھ اتا ہے کہ نہیں۔۔۔ پر یہاں تو لڑکیوں کی زبان تک ٹھیک نہیں۔۔۔

اچھا ہوا مریم بیگم اپنی اصلیت پتا چل گئی ورنہ میری بیٹی زندگی بہر روتی۔۔۔ بہت شکریہ اچکے آنے کا آپ جاسکتی ہیں۔۔۔ عائشہ بیگم نے انکو دفا کیا

وہ جو لوگ سمجھ رہے تھے وہ انکو بتا نہیں سکتے تھے ورنہ انکی بیٹی کی بدنامی ہوتی۔۔۔

ایزل روتی ہوئی کمرے میں چلی گئی تھی باقی سب بیٹھے اس مسئلے کا حال تلاش کر رہے تھے آج کل کے زمانے میں سہی کو ڈھنڈنا کتنا مشکل تھا۔۔۔

اپا اسکا حال جلد سے جلد نکالنا ہو گا۔۔۔ میری بیٹی کی شادی نہیں ہو گی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میری نظر میں ہے ایک بابا اچھے ہیں ان سے بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔

اپنے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔

ارے لڑکی کا معاملہ ہے میں ایسے کسی انسان کو یوہی تو نہیں لاسکتی نا اس لئے خاموش تھی پر اب واقع ضروری ہے میں کرتی ہوں بات۔



ایزل روتی روتی سو گئی تھی۔۔ رات کا 3 بج رہا تھا جب وہ پھر سے اسکے جانب آیا اپنی سرمایہ آنکھوں سے اسکے جسم کو دیکھنے لگا تھا پھر وہی سے غائب ہوا اور اس لڑکے کے گھر گیا جو رشتہ لایا تھا ہارٹ اپنہ بیڈ پر سو رہا تھا جب کسی کی رونے کی آواز آئی۔۔ وہ اٹھا تو دیکھا یہ آواز واش روم سے ارہی تھی۔۔ وہ حیران تھا اسکے گھر میں اسکی ماں کے سوا کوئی اور لڑکی نہیں تھی پھر یہ آواز کیسی۔۔۔

کون ہے وہاں؟؟؟ ہارث نے دروازہ کھولا اور لاسٹ ان کی مگر کوئی نہیں تھا۔۔

شاید میرا وہم ہو گا۔۔۔ ہارٹ نے لایٹ بند کی اور دروازہ بند کر تا بیڈ پر آیا پھر اس ہی لمحے پھر سے آواز آئی۔۔۔ اور اس بار دروازے بجابھی تھا۔۔۔

ہارٹ کے سمجھوں پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔ وہ آرام سے اٹھا سکی دل کی دھڑکن تیز تھی۔۔۔ خوف ارا تھا۔۔۔

اسنے لیٹ ان کی دروازہ کھولا تو ایک لڑکی اسکی طرف منہ کرے سر گھٹنوں میں دے رہی تھی۔۔۔

اے کون ہیں اور یہاں۔۔۔؟؟؟ ہارث کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔

وہ آگے آیا۔۔ تو پیچھے سے دروازہ خود بند ہوا۔۔ وہ پیچھے پلٹا تو دروازہ بند دیکھ کر اس کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ ہارث کو اب ہسنے کی آواز آئی وہ پیچھے مڑا تو ایزل کو دیکھ کر ڈر گیا۔۔۔

ایزل۔۔۔تت تم اس وقت یہاں اور۔۔۔ایسے۔۔۔

ایزل صرف میری ہے ایزل کے روپ میں کسی مرد کی خوف ناک آواز سن کر ہارٹ توکانپ کے رہ گیا تھا۔۔ پھر اچانک اسکے واش روم کا شیشہ ٹوٹنے لگا اور ایک ہی لمحے میں ٹوٹ کر سارے شیشے اسکے چہرے اور اور کچھ دل کے مقام پر اکر لگے ہارٹ کی وہی دیتھ ہو گئی تھی۔۔۔ اور وہ سایا اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔۔۔

اگلے دن صبح میں اسکی لاش واش روم میں پڑی ملی اور اتنی درد موت دیکھ کر تو مریم بیگم صدمے میں جا چکی تھی۔۔۔

ایزل کے گھروالوں کو جب پتا چلا تو سب نے اپنا سر پکڑ لیا تھا یعنی وہ ہر اس شخص کو مار دے گا جس نے ایزل کو اپنا نانا چاہا۔۔۔ ایزل تو اب خود سے نفرت کرنے لگی تھی نا وہ قبرستان جاتی نا وہ بلی کا بچا لاتی نا یہ سب شروع ہوتا۔۔۔

ایسے ہی کہیں دن گزر گئے تھے اور اب تو ایزل بیمار رہنے لگی تھی بہت کمزور ہو گئی تھی بخار اترتا ہی نہیں تھا اور رات کو وہ اپنے بستر سے غائب ہو جاتی سب ڈھنتے مگر نالمتی پھر کچھ دیر بعد اپنے ہی کمرے میں بیڈ پر سوتی ہوئی ملتی۔۔۔ اسکے جسم پر کالے نشان ہونے لگے تھے۔۔

انجان بزرگ کو لایا گیا تھا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مجھے بچی کا کمراد دیکھا اور میرے ساتھ انکے والد اور انکی کوئی بہن آئے۔۔۔ انکے کہنے پر ایزل کے بابا اور ناز میں انکے ساتھ گئے تھے۔۔۔ جیسے ہی انہوں نے کمرے میں قدم رکھا تو انکو محسوس ہوا جیسے کسی بری چیز کا یہاں مکمل طور پر بسیرا ہے۔۔۔ انہوں نے کچھ ایات پڑھی اور کمرے کو حصار کیا۔۔۔ جب حصار کیا تو تب کمر اور گرم ہونے لگا تھا۔۔۔ ہالائے ٹھنڈ تھی مگر کمرے کا درجے کا حرارت گرم تھا۔۔۔ ایزل بیڈ پر نیم دراز تھی۔۔۔ انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی پر کچھ پڑھا اور اسکے ماتھے پر رکھا۔۔۔ ایزل اتنی زور سے چیخنی کے وہاں کی چیزیں زمین پر گری اور باہر سب نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

چھوڑ دے اس بچی کی جان۔۔۔۔

یہ تیرے لئے نہیں ہے۔۔۔

نہیں چھوڑونگا۔۔۔ یہ میری ہے میرے ساتھ جائے گی۔۔۔

نہیں جاسکتی۔۔۔ تو کب سے اسکے ساتھ ہے بول۔۔۔

میں 19 سالوں سے ساتھ ہوں یہ خود مجھے لائی تھی اپنے ساتھ۔۔۔ اور اب میں اسے اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا۔۔۔ مار دوں گا اسے۔۔۔۔۔

نہیں مار سکتے۔۔ یہ بچی مسلمان ہے، کلمہ گو ہے، اسکی روح پاک ہے۔۔۔ کچھ نہیں کر سکتے تم۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ اتنی خوف ناک ہنسی کے نازمین نے اپنا چہرہ مڑ لیا تھا۔۔۔ ایزل کی پوری گردن پیچھے مڑ چکی تھی اور ہاتھ پیر بھی مڑ چکے تھے۔۔۔

میں اسکو اتنی تکلیف دوں گا کہ یہ میرے ساتھ ہی جاے گی۔۔۔ ایزل کے ہاتھ پر کٹ لگا جس سے وہ روی تھی۔۔۔

جھوڑ دے اس بچی کو یہ تیری دنیا کی نہیں ہے نادان ہے۔۔۔ اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔ ان ہونے پڑھا ہوا پانی اسکے چہرے پر ہنکا تو ایزل بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

آپ لوگ باہر آئیں۔۔۔

وہ دونوں باہر آئے اور سب ایک جگہ بیٹھ گئے۔۔۔

دیکھیں انسان اور جن کی دنیا کے کچھ اصول ہوتے ہیں۔۔ جن کو کوئی بھی توڑے تو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔۔ اب جیسے اپنی بیٹی نے اصول توڑا وہ قبرستان کی اور وہاں سے یہ خود اس بلا کا ساتھ لائی۔۔ ہمارے اسلام میں اس ہی وجہ سے عورت کو جانا قبرستان منع کیا ہے کیوں کی وہاں جنات کا پورا خاندان آباد ہوتا ہے، وہاں کالا جادو بھی ہوتا ہے، اور عورت کا خون ہلکا ہوتا ہے جنات حاوی ہو جاتے ہیں اور یہ تو پھر بچی تھی اس وقت۔۔۔ یہ جن مکمل اس پر حاوی ہے۔۔ یا تو اس کو لے جائے گا، یا شادی نہیں ہونے دیگا، یا تو شادی ہو بھی گی تو طلاق بھی کروا سکتا ہے، یا بچے نہیں ہونے دیگا۔۔ کوئی ناکوئی یہ نقصان کرے گا ساتھ رہ کر بھی اور جانے کے بعد بھی۔۔ آپ اسے وضو میں رکھیں پاک رہے گی تو وہ اس پر حاوی نہیں ہوگا۔ اور جب وضو میں ہوگی تو نماز بھی ادا کرے گی یہ بھی اچھا ہوگا۔۔ میں دو دن بعد اونگا اس کا توڑ لیکر۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

وہ جاچکے تھے اب سب نے ایک دوسرے کو ہمت دی تھی کہ سب ٹھیک ہوگا۔۔۔



ایزل کی ہالت بگڑتی جا رہی تھی اسکا چیخنا چلانا مزید بگڑ گیا تھا، خود کو نقصان پہنچانا، راتوں کو اٹھ کر رونا، اسکا وضو ٹوٹ جاتا تھا، سب گھر والے پریشان ہو گئے تھے۔۔۔ اس دودن میں پورے گھر والوں کو تیتلا کا ناچ نچا دیا تھا۔۔

بچی کو اپنے وضو کروایا؟؟؟

جی کرواتے ہیں مگر وہ اپنا وضو توڑ لیتی ہے ،،،

یہ تو ہو گا خیر آپ سب مغرب کی نماز کے بعد جائے نماز پر اللہ کے نام کا ورد کرنا میں اور انکے والد بچگی کے پاس ہونگے۔۔۔ وہ کہتے اسکے روم میں جاچکے تھے کمرے میں گئے تو دھواں ہی پہلا ہوا تھا جیسے آگ لگائی گئی ہو۔۔

اوو میرے اللہ یہ تو اس پر حاوی ہو گیا ہے۔۔۔ بزرگ نے پریشانی سے کہا۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے ورنہ تم بھی مارے جاؤ گے جیسے باقی سب مارے گئے تھے۔۔۔ ایزل کا جسم خون سے لت پت تھا بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں مکمل سفید ہو گئی تھی۔۔۔

دیکھو چھوڑ دو اسکو یہ لڑکی تمہاری دنیا کی نہیں ہے۔۔۔

یہ توجہ سے بن گئی ہے جب مجھے اپنے ساتھ لائی تھی اور اسکے ساتھ وہ سب کرچکا ہوں جو ایک لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے اب یہ صرف میری ہے۔۔۔ اسے مار کے اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔۔۔ یہ ناپاک ہو گئی ہے۔۔۔ ہا ہا ہا وہ اسب راضی ہی نہیں تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند ہوا اور وہ غائب ہوا۔۔۔ ایزل کے بابا تو یہاں وہاں اپنی بیٹی کو دیکھنے لگے تھے وہ اس کمرے سے کہاں جاسکتی تھی۔۔۔

پھر اچانک اسکے ایزل کے باپ پر حملہ کیا انکے سر پر کہاں سے گلدن لگا وہ گر گئے تھے۔۔۔

اس اسب کی ہنسی اب اس پورے کمرے میں گنج رہی تھی۔۔۔

تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا میں اسکو لیکر جا رہا ہوں۔۔۔ اسنے جیسے ہی کھڑکی پر پیر رکھا ویسے ہی ان بزرگ نے اسکے پیر پر کالا دھاکا لپیٹ دیا جس کی وجہ سے وہ ہل ناسکا اور چیخنے لگا۔۔۔ پھر ان ہونے قرآنی آیات ورد کیا اور اللہ کے نام کا لاٹ اسکے گلے میں اتار دیا جس کی وجہ سے وہ وہ جن ایزل کے جسم سے جدا ہو گیا تھا اور جاچکا تھا مگر۔۔۔۔۔ اسکا ایک نقصاں کرچکا تھا۔۔۔

ایزل بے ہوش ہو کر گر گئی پھر اسکی ماں کو بولا یا ایزل کے بابا ٹھیک تھے اب ایزل کو انہونے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔

وہ اسب جا تو چکا ہے مگر اسکی شادی کے بعد اسکے بچے نہیں ہونگے، اور اگر ہو گیا تو وہ آسب واپس اسکتا ہے کیوں کی اپنی بیٹی ناپاک ہو چکی ہے۔۔۔ اسے کبھی بچے نہیں ہو سکے گے۔۔۔ اب آئندہ خیال رکھے کبھی لڑکی کو ایسی جگہ نہ بھیجیں جہاں کا منع کیا گیا ہے ورنہ بعد میں اس طرح کی افت جھلنی ہوگی۔۔۔ اب مجھے اجازت دیں اور اسکا خیال کرے یہ لوکٹ اسکے گلے سے ناترے۔۔۔ پہلی بھول ہو گئی اور سنبھال بھی گی مگر اگلی بھول۔۔۔ اپنا نقصان کر سکتی ہے۔۔۔ اب میں چلتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔ وہ جاچکے تھے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کافی عرصے بعد ایزل کی شادی ہوئی تھی ایزل بہت خوش تھی اسے اب کسی قسم کا احساس نہیں ہوتا تھا اپنی زندگی میں بہت خوش تھی۔۔۔ مگر ایک رات وہ کیا کر گئی تھی اسے نہیں معلوم تھا۔۔

افسوسہ لاکٹ سوتے ہوئے چبتا ہے صبح پہن لو گئی۔۔۔ ایزل نے لوکٹ اتار کر رکھا اور سو گئی تھی۔۔۔

رات کسی پہر اسکے روم کا دروازہ کھولا اور کوی سایا اندر داخل ہوا۔۔۔ ایزل کو وہی احساس ہوا اسکے آنکھ کھولی تو کوئی اجیب سی شکل میں بیٹھا ادنیٰ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر وہ اسکے جسم میں داخل ہو گیا۔۔۔ ایزل کی آنکھیں پر چڑگی تھی۔۔۔ اسکے چہرے پر کٹ کے نشان ہو گئے تھے۔۔

سعد۔۔۔۔۔ ایزل نے اپنے شوہر کو آواز دی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

وہ اس کمرے میں کوی ہے جا کر دیکھو کون ہے۔۔۔ ایزل کی آواز چنچ تھی سعد نے غور نہیں کیا تھا۔۔۔

سعد اٹھا اور اس کمرے میں گیا پیچھے سے دروازہ بند ہوا اسنے پیچھے دیکھا تو ایزل کھڑی تھی بال آگے تھے آنکھیں سفید تھی منہ سے خون رس رہا تھا۔۔۔ اور اتنے میں ہی کمرے میں آگ لگی تھی۔۔۔ وہاں تو آگ کا کوی سسٹم نہیں تھا۔۔۔ اور اس آگ میں ایزل اور سعد جل کر مر چکے تھے۔۔۔ یہ بظاہر تو حادثہ لگ رہا تھا جب نازمین کو اسکا لاکٹ ملا سب نے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔ مطلب انکی بیٹی پھر ایک لاپرواہی کر گئی تھی اور اس نے اپنے ساتھ اپنے شوہر کو بھی لے ڈوبی تھی۔۔۔ وہ اسیب لے گیا تھا کیوں کی وہ ایزل کے جسم سے جوڑ چکا تھا۔۔۔ ہماری لاپرواہی اکثر ہمارے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبتی ہے۔۔۔

ہمیں جس چیز سے روکا گیا ہے ہمیں روک جانا چاہئے ورنہ حال ایزل جیسے ہو سکتا ہے۔۔۔



امید کرتی ہوں یہ ناول بھی پسند آیا ہو گا اپنا فیڈ بیک ضرور دیجئے گا۔۔۔۔۔

ختم شد

Help Us Improving Our Presentation Style. Tanqeed Krna Aur Kisi Cheez K Ache Ya Bure Hone Ke Mutaliq Apni Rae Dena Apna Review Dena Apka Haq Hai. Apna Haq Zaya Nak Rein. Hame Apna Review Dein Ta K Ham Bhi Behtar Pdfs Bna Skein Aur Apko Mazeed Acha Content Provide Kr Skein. Hame Apke Review Ka Intazar Rahe Ga.

Whatsapp Group – Join Now

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔